فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

مَا شَآءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الخ

مبوّب بطرزِ جدید

فتاویٰ عزیزی کامل

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی رح

باہتمام

حاجی محمد زکی عفی عنہ

ناشر

ایچ ایم سعید کمپنی
ادب منزل
پاکستان چوک کراچی

نام کتاب ــــــ فتاویٰ عزیزی

جلد ـــــــــــــــــــــــــ

ناشر ــــــــــــ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

ضخامت ــــــــــــ ۶۳۲ صفحات

کتابت ــــــــــــ حافظ گلزار احمد

تعداد ــــــــــــ ایک ہزار

پریس ــــــــــــ ایجوکیشنل پریس کراچی

سن طبع ــــــــــــ سنہ ۱۳۸۷ھ

طبع جدید ــــــــــــ ۱۴۰۸ھ

ملنے کا پتہ

ایچ ایم سعید کمپنی

ادب منزل پاکستان چوک کراچی

اس بلاد کے سکان مصیبت میں گرفتار رہیں ۔ اس واسطے کہ اس بلاد میں فصل خریف نہ ہوئی اور فصل ربیع کی بھی امید نہیں غلہ کا نرخ گراں ہے ۔ علاوہ اس کے دونوں گروہ نے لوٹ مار اور غارت کا ہاتھ پھیلایا ہے حتیٰ کہ اہل شرق اپنی عادت کے خلاف اس قبیح عمل میں مشغول ہوئے ہیں اور اپنی خصلت امن و امان کی ترک کی ۔ وَاللّٰہ المستعان وعلیہ التکلان ۔ فقط (از سوالات قاضی)

سوال : قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستفترق امتی ثلاثۃ وسبعین فرقۃ کلھم فی النار الا واحدۃ

"ترجمہ : یعنی فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت تہتر فرقے ہوں گے ، ایک فرقہ کے سوا باقی سب دوزخی ہوں گے "

تو اس سے کیا مراد ہے کہ ایک فرقہ کے سوا باقی سب فرقے دوزخی ہوں گے ۔ اگر یہ مقصود ہے کہ باقی سب فرقے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے تو یہ نص اور احادیث قطعیہ کے خلاف ہے اس واسطے کہ اہل اسلام کا کوئی فرقہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہے گا ۔ اور اگر یہ مراد نہیں کہ باقی سب فرقے ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے بلکہ مراد یہ ہے کہ کچھ دنوں اپنے گناہوں کے موافق دوزخ میں رہیں گے تو امر مسلم ہے لیکن اس حالت میں لازم آتا ہے کہ فرقہ ناجیہ کا کوئی شخص دوزخ کے عذاب میں مبتلا نہ ہوگا ۔ حالانکہ اس بارے میں احادیث قطعیہ وارد ہیں کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ فاسق ہوں گے وہ کچھ دن جہنم میں رہیں گے ۔

جواب : یہ قدیم شبہ ہے ۔ علماء کرام نے اس شبہ کے پانچ چھ جواب دیئے ہیں ۔ وہ سب شرح عقائد ملا جلال اور اس کے حواشی میں مذکور ہیں ۔ ان سب جوابوں کا خلاصہ تین جواب ہے ۔

۱ ۔ اول جواب یہ ہے جو سب جوابوں میں زیادہ قوی اور مرجح ہے اور یہ جواب محقق دوانی نے دیا ہے انہوں نے دوسری شق اختیار کی ہے ۔ اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ باقی سب فرقے اپنے عقیدے کے سبب سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور فرقہ ناجیہ کا کوئی شخص اپنے عقیدہ کے سبب سے دوزخ میں داخل نہ کیا جائے گا اگرچہ ممکن ہے کہ اپنے گناہوں کے سبب سے دوزخ میں داخل کیا جائے ۔ بعض لوگوں نے اس جواب پر اعتراض کیا ہے کہ حدیث شریف سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ باقی اور سب فرقے دوزخ میں جائیں گے ۔ کوئی ایسا قرینہ نہیں جس سے یہ مفہوم ہو کہ یہ مراد ہے کہ باقی اور سب فرقے اپنے عقیدے کے سبب سے دوزخی ہوں گے اور بغیر قرینہ کے کہنا جائز نہیں کہ اس حدیث میں من حیث الاعتقاد کا لفظ مقدر ہے ۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہاں چار قرینے ہیں جن سے اس حدیث کا مطلب کہا جاتا ہے کہ باقی اور سب فرقے اپنے عقیدہ کے سبب سے دوزخی ہوں گے ۔

اول یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :۔

سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلَاثَۃً وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً

"یعنی میری امت کے لوگ تہتر فرقے ہوں گے"

اور باعتبار عمل اس امت کے صرف تہتر (۷۳) فرقے نہیں بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ خواہ صرف عمل کا اعتبار کیا جائے۔ خواہ عمل کے ساتھ اعتقاد پر بھی لحاظ ہو اور یہ امر ظاہر ہے اس واسطے کہ مثلاً سب یہ گنہگاران جدا جدا فرقہ ہیں۔ یعنی ڈاڑھی منڈانے والے اور ریشمی کپڑا پہننے والے اور نماز ترک کرنے والے اور روزہ نہ رکھنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے اور حج نہ کرنے والے اور زانی اور لواطت کرنے والے اور شراب خور اور جواء کھیلنے والے اور چور اور ڈاکو وغیرہ گنہگاران یعنی باعتبار گناہوں کی قسموں کے اس امت میں تہتر فرقے ہوں گے بلکہ یہ مُراد ہے کہ عقیدہ کے اعتبار سے اس اُمّت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ ان میں سے ایک فرقہ کے سوا باقی اور سب فرقے اپنے اپنے عقیدہ فاسد کی وجہ سے دوزخی ہوں گے یعنی ان کے دوزخی ہونے کا سبب یہ ہوگا کہ ان کا عقیدہ فاسد ہوگا۔ بخلاف ایک فرقہ ناجیہ کے کہ اس فرقہ کا عقیدہ حق ہے اور اس فرقہ کے لوگ اپنے عقیدہ کے سبب سے ہرگز دوزخی نہ ہوں گے۔ اگرچہ ممکن ہے کہ اس فرقہ کے کچھ لوگ اپنے گناہوں کے سبب سے کچھ دن دوزخ میں سزایاب ہوں گے۔

۲۔ دوسرا قرینہ یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ میری اُمت کے لوگ تہتر فرقے ہوں گے۔ وہ سب دوزخی ہوں گے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک فرقے کو مستثنیٰ فرمایا۔ یعنی ان تہتر فرقوں میں سے ایک فرقہ دوزخی نہ ہوگا۔ بلکہ وہ فرقہ دوزخ سے نجات پائے گا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ کی نجات کا باعث کوئی ایسا امر ہے جو اس فرقے کے تمام اشخاص میں بالاشتراک پایا جاتا ہے اور اعتقاد کے سوا کوئی دوسرا امر نہیں جو اس فرقہ کے تمام لوگوں میں بالاشتراک پایا جاتا ہو۔ اس واسطے کہ اس فرقہ کے لوگوں کے اعمال مختلف ہیں۔

۳۔ تیسرا قرینہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرقۂ ناجیہ کی یہ تعریف فرمائی ہے:-

اَلَّذِین هُمْ عَلیٰ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصحابی : ترجمہ "یعنی فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہونگے جو اس طریقہ پر ہوں گے جس طریقہ پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایک امر بعینہٖ مُشترک ہے جو اس فرقہ ناجیہ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب میں مُشترک ہے اور ظاہر ہے کہ وہ امر مشترک عقیدے کے سوا کوئی دوسرا امر نہیں:

۴۔ چوتھا قرینہ یہ ہے کہ اس حدیث شریف کے شروع میں روایات صحیحہ میں یہ عبارت ہے:-

اِفْتَرَقَتِ الْیَهُوْدُ عَلیٰ احدیٰ وسبعین فرقة وافترقت النصاریٰ علیٰ ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مرة۔

ترجمہ: یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود میں اکہتر فرقے ہوئے اور نصاریٰ میں بہتر فرقے ہوئے اور میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔"

ظاہر ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہود اور نصاریٰ کے فرقوں میں جو فرق ہے۔ وہ فرق باعتبار اعتقاد کے ہے تو اس اُمت کے بارے میں بھی یہی مُراد ہے کہ اس امت میں تہتر فرقے ہوں گے، ان سب فرقوں میں فرق، باعتبار عقائد کے ہوگا۔ یعنی ایک فرقہ کا جو عقیدہ ہوگا۔ اس کے خلاف دوسرے فرقہ کا عقیدہ ہو گا۔ علےٰ ہٰذا القیاس سب فرقوں کے عقائد مختلف ہوں گے۔ کسی فرقہ کا عقیدہ دوسرے فرقے کے عقیدے کے موافق نہ ہوگا۔ ان میں بہتر فرقے کے عقائد فاسد ہوں گے۔ وہ سب فرقے اپنے فاسد عقائد کے سبب سے دوزخی ہوں گے۔ اور ایک فرقہ کا عقیدہ صحیح ہوگا اور وہ فرقہ ناجیہ ہے وہ فرقہ اپنے عقیدے کے سبب سے مستوجب دوزخ نہ ہوگا۔ بلکہ وہ فرقہ اپنے نفس عقیدہ کے اعتبار سے قابل نجات ہوگا۔ اگرچہ ممکن ہے کہ اس فرقہ کے بعض گنہگار لوگ اپنے گناہ کے سبب سے کچھ دن جہنم میں رہیں لیکن پھر وہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پاکر اللہ جَلَّ شانہٗ کی رحمت سے بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔

۲۔ دوسرا جواب اس سوال کا یہ ہے اور یہ جواب حضرت امام غزالی رحؒ نے اختیار فرمایا ہے۔ اور محققین، اور محدثین نے بھی یہ جواب پسند فرمایا ہے۔ یہ جواب اس طور پر دیا گیا ہے کہ فرقہ ناجیہ سے وہ لوگ مُراد ہیں جو مطلقاً دوزخ میں داخل نہ کئے جائیں گے۔ اور نہ بوجہ اپنے عقیدہ کے نہ بسبب اپنے اعمال کے، بلکہ قیامت کے دن بغیر عذاب کے وہ لوگ بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔ خواہ ان کے گناہ اللہ تعالےٰ معاف فرمائیگا یا بسبب گناہوں کے اُن لوگوں کو صرف یہی تکلیف ہوگی کہ قیامت میں خوف ان لوگوں کو کو بھی رہے گا۔ اور وہ لوگ قبر کی سختی میں مبتلا کئے جائیں گے یا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ان کے گناہ نیست اور نابود کردیئے جائیں گے اور اس فرقہ کے لوگ صرف خاص اہل سنت ہوں گے کہ عقیدہ اور عمل میں ان لوگوں نے بدعت کی راہ اختیار نہ کی ہوگی۔ اگرچہ احتمال ہے کہ بعض تقصیرات فرعیہ ان لوگوں سے بھی سرزد ہوئی ہوں گی۔ اور اس فرقہ کی یہ تفسیر جو حدیث شریف میں ہے نہایت چسپاں ہے:۔

اَلَّذِین هُمْ عَلٰی مَااَنَاعَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ ترجمہ: یعنی فرقہ ناجیہ وہ لوگ ہوں گے جو اس طریقہ پر ہوں گے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔

اس واسطے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ کے زمانہ میں بھی بعض لوگوں سے اطاعت میں قصور ہوا اور بعض گناہ سرزد ہوئے۔ مگر اس زمانہ میں بدعت نہ تھی۔ نہ عقیدہ میں بدعت تھی اور نہ عمل میں بدعت تھی۔ اور امام حجۃ الاسلام امام غزالی رحؒ نے اس جواب میں یہ قید بڑھا دی ہے کہ فرقہ ناجیہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو بغیر حساب اور بغیر شفاعت کے بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور لیکن اس صورت میں دائرۂ نجات بہت تنگ ہو جاتا ہے اور حدیث میں فرقہ ناجیہ کی تعریف یہ ہے:۔

اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ

یہ بھی اس معنی سے مناسب نہیں اس واسطے کہ دلائل عقلیہ کے خلاف ہے کہ سب صحابہ کرام رضہ بغیر حساب اور بغیر شفاعت کے بہشت میں داخل ہوں گے۔ اس واسطے متاخرین محققین نے امام غزالی رحہ کے اس جواب کی اصلاح کی ہے۔ تقریر مذکورہ بالا کے موافق اس جواب کو بھی قرار دیا جائے تو انشاء اللہ اس جواب میں بھی اب کچھ خلل نہ ہوگا۔

۳- تیسرا جواب اس سوال کا یہ ہے کہ اس حدیث میں جو یہ عبارت ہے۔ کلھم فی النار اس کا معنی یہ ہے کہ ہر ایک فرقہ کا ہر ایک شخص دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔ تو اس عبارت کا مفہوم ایجاب کلی ہے اور اس عبارت کے بعد جو مستثنیٰ ہے الّا واحدۃ اس سے مراد یہ ہے کہ ایجاب کُلی اس ایک فرقہ ناجیہ سے رفع کی گئی ہے اور ایجاب کُلی کا رفع اس صُورت میں بھی ہوجاتا ہے کہ اس کلی کے خلاف کوئی جزئی صادق ہوجائے۔ اور یہ امر ظاہر ہے تو الا واحدۃً کا معنی یہ ہوا کہ اس فرقہ ناجیہ کا ہر ہر شخص دوزخ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ اگرچہ بعض اشخاص تقصیر اعمال کے سبب سے دوزخ میں داخل ہوں، اب یہ شبہ زائل ہوجاتا ہے۔ فرقہ ناجیہ اور فرقہ غیر ناجیہ میں یہی فرق ہے کہ سب فرقہ غیر ناجیہ کے کل اشخاص دوزخی ہوں گے اور فرقہ ناجیہ کے سب اشخاص دوزخ میں داخل نہ ہوں گے۔ اور باعتبار اعمال کے فرقہ ناجیہ اور فرقہ غیر ناجیہ میں فرق یہی ہے کہ فرقہ ناجیہ کا عقیدہ صحیح ہے اور فرقہ غیر ناجیہ کے عقائد صحیح نہیں تو بالآخر اس جواب اور پہلے جواب کا حاصل ایک ہی ہوا۔ اور سب جوابوں میں بہتر ایک دوسرا جواب ہے جو کتابوں اور حواشی میں مذکور نہیں اور اس جواب میں حدیث کا معنی جو کہا جاتا ہے وہ عرب کے استعمال قدیم کے موافق ہے اور اس کے استعمال کا ثبوت دوسری حدیثوں میں بھی ہوتا ہے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث میں جو یہ عبارت ہے کلھم فی النار اس سے یہ مُراد ہے کہ یہ سب فرقے باطل ہوں گے۔ لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں چیز آگ میں ہے۔ اس سے ان لوگوں کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ یہ چیز باطل ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح میں ہے:-

الھذاء فی النارِ اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ "زبان درازی آگ میں ہے" اس سے اصل مراد یہ ہے کہ زبان درازی باطل ہے فرمایا اللہ تعالےٰ نے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا

ترجمہ: یعنی جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں تو اس کے سوا کوئی دوسرا امر نہیں کہ وہ لوگ اپنے شکم میں آگ کھاتے ہیں"

اس سے مُراد یہ ہے کہ وہ لوگ باطل حرام کھانا کھاتے ہیں اس واسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ یتیم کا مال فی الواقع آگ نہیں اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہاں کھانے کا معنے مجازی مراد ہے اس واسطے کہ اس آیت میں صاف مذکور ہے

کہ اپنے شکم میں کھاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ کھانے کے معنی مجازی مراد نہیں۔ تو اس جواب میں جس حدیث کی تحقیق منظور ہے۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ اگرچہ کسی فرقۂ غیر ناجیہ کا صرف دو ایک عقیدہ باطل ہو تب بھی سمجھنا چاہیئے کہ سب فرقۂ غیر ناجیہ طریقۂ باطل پر ہیں اور فرقۂ ناجیہ کا عقیدہ اور عمل باطل نہیں۔ مگر یہ بھی جاننا چاہیئے کہ فرقۂ ناجیہ خاص وہی لوگ ہیں جن کے اعتقاد اور عمل میں ہرگز بدعت نہیں۔ یہ مضمون جواب ثانی سے مفہوم ہوتا ہے یا یہ خیال کرنا چاہیئے کہ صرف باعتبار اعتقاد فرق ہے یعنی فرقۂ غیر ناجیہ کا اعتقاد باطل ہے اور فرقۂ ناجیہ کا اعتقاد صحیح ہے۔ تو یہ مضمون پہلے جواب کا حاصل ہوا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے شروع کلام میں کہا کہ پہلا جواب زیادہ مرجح اور قوی ہے۔

سوال : عشرہ مبشرہ اور ان کے سوا تین حضرات کے علاوہ اس زمانے کے لوگوں کو اگر کوئی شخص قطعی بہشتی یا قطعی دوزخی کہے اور اس امر کی تصدیق اس کے دل میں ہو تو اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ (از سوالات قاضی)

جواب : جن حضرات کے حق میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت فرمائی ہے مثلاً جو حضرات جنگ بدر میں حاضر تھے اور جو حضرات جنگ اُحد میں شہید ہوئے اور جو حضرات بیعت الرضوان سے مشرف ہوئے۔ اس طرح کے اور جو حضرات ہیں اور یہ ہزارہا حضرات صحابی ہیں کہ ان حضرات کے حق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بہشت کی بشارت فرمائی۔ تو ان حضرات کے حق میں عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ یہ حضرات قطعی بہشتی ہیں۔ لیکن ان حضرات کے علاوہ اور جو لوگ ہیں ان کو علام الغیوب کے علم پر حوالہ کرنا چاہیئے ان لوگوں کو قطعی بہشتی جاننا چاہیئے اور نہ قطعی دوزخی سمجھنا چاہیئے۔